



دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توکل علی اللہ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ نمونہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ۔ مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ لَا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 09/ اکتوبر 2026ء ۱۹/ ۱۰/ ۱۴۰۵ھ (بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، تلفورڈ، یو کے)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعودؑ کے توکل کے واقعات بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؒ نے بیان کیا کہ علاج معالجے میں حضورؑ کا طریق تھا کہ کبھی ایک ہی قسم کا علاج نہیں کرتے تھے، بلکہ ایک ہی بیماری میں انگریزی دوا بھی دیتے رہتے تھے اور یونانی بھی، جو کوئی شخص مفید بات کہہ دے اُس پر بھی عمل کرتے تھے۔ اگر کسی کو خواب میں کچھ علم ہوا ہو تو بعض دفعہ اس پر بھی عمل فرماتے تھے۔ ساتھ دعا بھی کرتے تھے اور ایک ہی وقت میں ڈاکٹروں اور حکیموں سے مشورہ بھی لیتے تھے۔ طب کی کتاب دیکھ کر بھی علاج میں مدد لیتے تھے۔ غرض علاج کو ایک مرکب بنا دیتے تھے اور اصل بھروسہ آپؑ کا اللہ تعالیٰ پر ہوتا تھا۔

انبیاء اور عام آدمی کی بے چینی کا فرق واضح کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں کہ اگرچہ انسان کو بشریت کے تقاضے سے اضطراب ہوتا ہے مگر وہ خاصہ بشریت ہے اور سب انبیاء بھی اس میں شریک ہیں۔ جیسا کہ جنگِ بدر میں آنحضرت ﷺ کو اضطراب ہوا تھا۔ عام لوگوں اور انبیاء میں یہ فرق ہے کہ عام لوگوں کی طرح انبیاء کے اضطراب میں یاس کبھی نہیں ہوتی۔ ان کو اس امر پر یقین ہوتا ہے کہ خدا کبھی انہیں ضائع نہیں کرے گا۔ فرمایا:

میرا اپنا یہ حال ہے کہ اگر مجھے جلتی آگ میں بھی ڈالا جائے تو بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ ضائع کبھی نہیں ہوں گا۔ اضطراب تو ہوگا کہ آگ ہے۔ اس سے انسان جل جاتا ہے، مگر امید ہوتی ہے کہ ابھی آواز آئے گی کہ اے آگ! تُو ابراہیم کے لیے ٹھنڈی بھی ہو جا اور اس کے لیے سلامتی کا باعث بھی بن جا۔ لیکن دوسرے لوگوں کے اضطراب میں یاس ہوتا ہے۔ ناامیدی ہوتی ہے جن کا ایمان نہیں ہوتا۔ خدا پر تو ان کو تو قیام نہیں ہوتی اور یہ کفر ہے۔ یہ جو حالت ہے یہ کفر ہے۔ پس بے چینی میں جس طرح اللہ تعالیٰ پر

توکل انبیاء کا خاصہ ہے اسی طرح ایک مؤمن کو بھی چاہئے کہ انبیاء اور خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے یاس اور ناامیدی کو اپنے پاس نہ آنے دیں۔ بے چینی میں بھی اللہ تعالیٰ پر توکل ہونا چاہئے۔ اسباب کا استعمال ہو۔ دعاؤں پر زور ہو اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکل ہو۔ آپ نے مومنوں کو بھی یہ نصیحت فرمائی کہ مؤمن کا بھی یہ کام ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ پر توکل رہنا چاہئے اور مایوسی اس طرح نہیں آنی چاہئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں کہ منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلویؒ نے بیان کیا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مالی تنگی کے باعث حضرت مسیح موعودؑ نے مہمانوں کے لیے اپنی اہلیہ کا زیور فروخت یا رہن رکھوا کر انتظام فرمایا۔ دو دن بعد جب دوبارہ اخراجات کی فکر ہوئی تو حضورؑ نے فرمایا کہ جس کے مہمان ہیں، وہ خود انتظام کرے گا؛ اگلی صبح مختلف مقامات سے پچاس اور سو روپے کے متعدد منی آرڈر موصول ہوئے۔ اس واقعہ سے سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھنے والوں کو ضرورت کے وقت اس کی طرف سے غیبی مدد پہنچتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؑ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے حضرت صاحب (حضرت مسیح موعودؑ) فرمایا کرتے تھے کہ کسی کو خوشی ہے کہ میرے پاس مال ہے، کسی کو خوشی ہے کہ میری اولاد بہت ہے اور کسی کو خوشی ہے کہ میرا جتھہ بہت ہے۔ مگر میں خوش ہوں کہ میرا خدا جو ہے وہ قادرِ مطلق ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اُس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لیے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اُس کے لیے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہیے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؒ کے بچپن میں حضرت مسیح موعودؑ نے ایک ایمان افروز کہانی سنائی۔ ایک بزرگ کی نصیحت پر ایک چور نے چوری چھوڑ کر اللہ تعالیٰ پر توکل اور تقویٰ اختیار کیا تو اس کی ضروریات غیبی طور پر پوری ہونے لگیں۔ قرآنی آیات نے اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی عظمت اور معرفت کو اس قدر بڑھایا کہ وہ عشقِ الہی میں تڑپ اٹھا۔ یہ واقعہ سبق دیتا ہے کہ سچا توکل اور تقویٰ انسان کو خدا تعالیٰ کی قربت اور معرفت کے ایسے مقام تک پہنچا دیتے ہیں جہاں دنیاوی ضروریات بھی اس کے فضل سے پوری ہوتی ہیں۔

حضور فرماتے ہیں لوگ عام طور پر کہتے ہیں کہ بچوں کو چھوٹے بچوں کو زیادہ گہری باتوں کی سمجھ نہیں آتی لیکن حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے حضرت مصلح موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو ان کی عمر جب صرف نو سال تھی یہ حکایت سنائی۔ یقیناً حضرت

مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ذہانت کے مطابق بھی یہ کہانی سنائی ہوگی آپ کو پتہ ہوگا کہ سمجھ جائے گا بچہ لیکن یہ بھی آپ کے پیش نظر ہوگا کہ بچپن سے ہی آپ میں بچوں میں توکل کی اہمیت پیدا کی جانی چاہئے۔ پس یہ تربیت کے اصول ہم سب کے لئے رہنما ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ میرے نزدیک سب سے بڑے مشرک کیمیا گر ہیں۔ یہ رزق کی تلاش میں یوں مارے مارے پھرتے ہیں اور اُن اسباب سے کام نہیں لیتے جو رزق کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ نے جائز طور پر مقرر کیے ہیں... فرمایا تقویٰ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے یہ حاصل ہوا سے گویا تمام جہان کی نعمتیں حاصل ہو گئیں۔ یاد رکھو! متقی کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ وہ اُس مقام پر ہوتا ہے کہ وہ جو چاہتا ہے خدا اُس کے مانگنے سے پہلے مہیا کر دیتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:- میں نے ایک کشف میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔

پس یہ وہ نسخہ ہے جو تمام انبیاء اور اولیاء اور صلحاء کا آزمایا ہوا ہے۔ نادان لوگ اسے چھوڑ کر بوٹیوں کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ اتنی محنت اگر وہ بوٹیوں کے پیدا کرنے والے کے لیے کرتے تو سب من مانی مرادیں پالیتے۔

حضور فرماتے ہیں:- پادری عبد اللہ آتھم کے لیے پندرہ ماہ میں ہلاکت کی پیشگوئی تھی۔ جب پندرہ ماہ کی میعاد پوری ہو رہی تھی تو اُس وقت بعض احباب رو رو کر دعائیں کر رہے تھے کہ آتھم مرجائے۔ مگر حضورؑ نے اُن احباب کے اس فعل کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ کیا کسی کو خدا سے بھی بڑھ کر اُس کے کلام کے لیے غیرت ہو سکتی ہے؟ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جب یہ بات کہی ہے کہ ایسا ہوگا تو ہمیں ایمان رکھنا چاہئے کہ ایسا ضرور ہوگا... ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ جب ہم نے ایک شخص کو راستباز مان لیا ہے اس کی باتوں پر یقین رکھیں۔

عبد اللہ آتھم کے ساتھ مباحثے کے دوران جب ایک موقع پر بعض ایسے سوالات رکھے گئے جن کے جوابات بعض احباب کے نزدیک مشکل تھے اور اُن کی دانست میں ان کے جواب کے لیے مشورہ کیا جاسکتا تھا۔ ایسے میں مفید مطلب حوالے تلاش کر کے حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ حضورؑ! کل کے مباحثے کے لیے مشورہ کیا جاسکتا ہے۔ حضورؑ مسکرائے اور فرمایا: آپ کی دعا کافی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؒ لکھتے ہیں کہ انبیاء اکثر امور میں مشورہ لیتے ہیں اور اُن سے بڑھ کر کوئی مشورہ نہیں لیتا مگر بعض ایسے اوقات ہوتے ہیں کہ جن میں دوسرے واسطوں کو چھوڑ کر وہ محض خدا کی امداد پر بھروسہ کرنا پسند کرتے ہیں۔

جب حضرت مسیح موعودؑ آئینہ کمالات اسلام کا عربی حصہ تصنیف فرما رہے تھے تو آپؑ نے ایک بڑا دو ورقہ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ کو دیا تا کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؒ سیالکوٹیؒ کو فارسی ترجمہ کرنے کے لیے پہنچا دیا جائے۔ وہ ایسا

مضمون تھا کہ اُس کی فصاحت و بلاغت پر حضرت مسیح موعودؑ کو ناز تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بہت اچھا مضمون سمجھایا ہے۔ مگر حضرت مولوی نور الدین صاحبؒ سے یہ دو ورقہ کہیں گر گیا۔ جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؒ نے اُن صفحات کے متعلق پوچھا تو حضرت مولوی نور الدین صاحبؒ کا رنگ فق ہو گیا۔ بے حد تلاش کیا گیا مگر وہ نہ ملا۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اطلاع ہوئی تو حسب معمول ہشاش بشاش مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے اور خفا ہونا یا گھبراہٹ کا اظہار کرنا تو درکنار الٹا اپنی طرف سے معذرت فرمانے لگے کہ مولوی صاحب کو مسودہ گم ہونے سے ناحق تشویش ہوئی۔ مجھے مولوی صاحب کی تکلیف کی وجہ سے بہت افسوس ہے۔ میرا تو یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے گمشدہ کاغذ سے بہتر مضمون لکھنے کی توفیق عطا فرما دے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اسلام کی خدمت جو شخص درویشی اور قناعت سے کرتا ہے وہ ایک معجزہ اور نشان ہو جاتا ہے۔ جو شخص جمعیت کے ساتھ کرتا ہے اُس کا مزہ نہیں آتا کیونکہ توکل علی اللہ کا پورا لطف نہیں رہتا اور جب توکل پر کام کیا جائے تو اللہ مدد کرتا ہے اور یہ باتیں روحانیت سے پیدا ہوتی ہیں۔

فرمایا کہ اصل میں توکل ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جو انسان کو کامیاب اور بامراد بنادیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اُس کو کافی ہو جاتا ہے بشرطیکہ سچے دل سے توکل کے اصلی مفہوم کو سمجھ کر صدقِ دل سے قدم رکھنے والا ہو اور صبر کرنے والا مستقل مزاج ہو۔ مشکلات سے ڈر کر پیچھے نہ ہٹ جائے۔

حضورؑ فرماتے ہیں کہ اگر انسان پر دین کے غم غالب آجائیں تو دنیا کے کاروبار کا خدا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ بڑے بڑے حوادث روز ہورہے ہیں مگر لوگ ہیں کہ پرواہ نہیں کرتے، توجہ نہیں کرتے۔ موسیٰؑ کے کافر ہی اچھے تھے کہ جب اُن پر عذاب نازل ہوتے تھے اُس وقت تو توجہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ٹل جائے تو مان لیں گے۔ مگر آج کل کے کافران سے بھی زیادہ سخت جان ہیں کہ نت نئے عذاب آتے ہیں، نئی نئی صورت میں خدا کا قہر نازل ہوتا ہے لیکن یہ ہیں کہ کان پر جوں نہیں چلتی۔ اللہ تعالیٰ کا قدیم سے یہ وعدہ تھا کہ آخری زمانے میں طرح طرح کے عذاب آئیں گے، اس وقت بعض ہدایت پا جائیں گے اور اکثر ہلاک ہوں گے۔ نشان تو خدا دکھاتا ہے مگر نشان سے وہی فائدہ اٹھاتے ہیں جو مومن ہوتے ہیں۔

حضورؑ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان دنیا داروں کو عقل دے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اپنی دنیا اور آخرت سنوارنے والے ہوں اور ہم جو حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے والے ہیں ہمیں بھی ایمان اور یقین میں بڑھائے اور ہم دعاؤں کے ساتھ توکل کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے اور اُس میں بڑھنے والے بھی ہوں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ أَذْكُرُوا اللَّهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَدِكُمُ اللَّهُ أَكْبَرُ۔